سعودی عرب میں اُردو شاعری

ڈاکٹر امتیاز بلوچ*

Abstract:

Saudi Arabia has assumed a great importance of Urdu Language and Literature. Majority of the Pakistani and Indian immigrants in Saudi-Arabia who are settled here for employment speak Urdu. Urdu Mushaira is a great source of growth and development of Urdu Language and Literature. Asian community is always very excited about it. Pakistani and Indian consulates, Asia educational-institutes, schools, literary associations and well-to-do people arrange for these Mushairas. These Mushairas are not only a source of entertainment for South Asian community but these gatherings have attracted Saudi poets too . This article highlights the evolution of Urdu Mushaira as well as the examples of verses of Asian poets and one Arabian Urdu poet.

عروس بحر احمر جدہ اور سعودی عربیہ کے دیگر شہروں میں اُردو شاعری خصوصاً غزل کی شاعری کا رواج گذشتہ ۶۰ برسوں سے تسلسل سے چلا آ رہا ہے اُردو زبان برصغیر پاک و ہند کی وہ واحد زبان ہے جس نے اپنی ہم عصر زبانوں کے مقابلے میں دیارِ غیر میں اپنے قدم مضبوطی سے جمائے ہوئے ہیں اور اب صورتحال یہ ہے کہ سعودی عرب میں بیٹھ کر جو ادیب و شاعر اُردو زبان و ادب کی خدمت کر رہے ہیں وہ برصغیر پاک و ہند میں بھی اتنے نامور ہیں جس قدر ان کی شاعری سعودی عرب میں مقبول ہے۔ سعودی عرب میں یوں تو ہر شہر میں اُردو شعر و ادب کے فروغ و ترقی کا عمل جاری ہے۔ مگر اُردو ادب کی تازہ بستیوں میں جدہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ جدہ کی ادبی فضا اور ثقافتی سرگرمیاں ایشین کمیونٹی کی دل لگی کا واحد سہارا ہیں خصوصاً ۱۹۵۰ء کے بعد برصغیر پاک و ہند کے جن تارکین نے زیادہ تر سعودی عرب کا رُخ کیا ہے ان کی مادری زبان اُردو تھی۔ ان کی اس آمد سے اُردو ادب کی اک نئی بستی سعودی عرب میں آباد ہوگئی۔ جو نو وارد آئے ہیں یہ شعر و نغمہ کے دلدادہ ہیں۔ اِس سبب سے خصوصاً جدہ میں شعر و نغمہ سے سجائی گئی محفلوں کا رواج عام ہوگیا ہے۔ ان محفلوں میں لطف کام و دہن کے ساتھ ساتھ مشاعرے اور میوزک کے

---

* اُستاد شعبہ اُردو، گورنمنٹ ایمرسن کالج، ملتان

پروگرام بھی ہوتے رہتے ہیں ابتدا میں یہ سلسلہ اِس قدر منظّم نہ تھا مگر پھر آہستہ آہستہ یہ سلسلے مختلف ادبی حلقوں اور درجہ بندیوں کی شکل اختیار کرنے لگے۔ ہندوستان اور پاکستان سے جو شعرا ادبا حج وعمرہ کے لیے تشریف لائے انھیں خاص طور پر ایسی محفلوں میں مہمان بنایا جاتا تھا اور ان کے ساتھ بزم آرائیاں کی جانے لگیں۔ حفظ الرحمٰن اِن محفلوں کے بارے میں بازگشت کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''جب کبھی ہندوستان یا پاکستان سے مشہور شاعر یا نامور ادیب فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں شعری نشست یا ادبی مذاکرے کا اہتمام کیا جاتا۔''(۱)

سعودی عرب میں اُردو مشاعروں کا آغاز ۱۹۵۰ء سے ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب فکر معاش میں ہندوستان سے لوگ مسلسل سعودی عرب میں آرہے تھے مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے جب مکہ مکرمہ کے 'محلّہ جیاد' کی بوہرہ رباط' کے صحن میں جگر مراد آبادی کے اعزاز میں ایک شعری نشست اس سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اِس نشست میں ہندوستان، پاکستان سے تعلق رکھنے والے سب باذوق لوگ شریک ہوئے یہ ۱۹۵۶ء کے آخر کی بات ے کہ ہندوستان کے وائس قونصلر جناب حسن نعیم نے اپنی قیام گاہ پر جدہ کے اُردو کے سب سے پہلے باقاعدہ مشاعرہ کا انعقاد کیا۔ اِس مشاعرے کو 'جدہ' سعودی عرب میں اُردو کا پہلا مشاعرہ مانا جاتا ہے۔ نعیم حامد علی خان اِس مشاعرے کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اواخر ۱۹۵۰ء میں مشہور شاعر اور ہندوستان کے وائس قونصلر جناب حسن نعیم نے اپنی قیام گاہ پر جدہ کے پہلے باقاعدہ مشاعرے کا انعقاد کیا۔ مشاعرے کی تمام روایات کے التزام کے ساتھ ساتھ شعراء میں جناب حسن نعم اور عطا اللہ فاروقی کے علاوہ پاک و ہند سے برائے حج تشریف لانے والے شعراء نے شرکت فرمائی۔''(۲)

۱۹۵۸ء میں ایک نعتیہ مشاعرہ 'قصر بحر الاحمر' ہوٹل میں منعقد کیا گیا اِس مشاعرے میں سعودی عرب کے علاوہ دیگر خلیجی ریاستوں سے بھی شاعر بلائے گئے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں ایک مزاحیہ مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مزاحیہ مشاعرہ 'حیدر آباد ہاؤس' میں بڑی شان وشوکت سے منعقد کیا گیا۔ ۱۹۶۰ء میں جدہ میں جو سب سے بڑی ادبی تقریب ہوئی وہ 'یومِ حسرت' پر بھی مشاعرہ ہوا۔ اس تقریب کے دو حصے تھے پہلے حصے میں حسرت کی شخصیت اور فن پر مقالے پڑھے گئے۔ دوسرے حصے میں مشاعرہ ہوا اور حسرت موہانی کی غزلیں ترنم سے سنائی گئیں۔ جدہ سعودی عرب میں اُردو شاعروں کی تاریخ نامکمل ہوگی۔ اگر جدہ میں منعقدہ ہونے والے طرحی مشاعروں کا ذکرہ ہو۔ ۱۹۶۰ء میں جدہ میں پہلا طرحی مشاعرہ ہوا جس کی طرح تھی۔

ع جنوں میں تیرے دیوانے کہاں کی بات کرتے ہیں

جدہ میں اُردو شاعری کا عہد زرّیں بھی انھی طرحی مشاعروں سے شروع وتا ہے اِن دنوں اکثر طرحی

مشاعرے مصطفیٰ علی قدوائی اور نعیم حامد علی کے یہاں منعقد ہوئے۔ سعودی عرب میں اُردو شاعری کے فروغ میں اِن طرحی مشاعروں کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ جن ۲۶ مصرع ہائے طرح پر مشاعرے ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱ے رفیق راہ بن جاتی ہے گرد کارواں میری
۲ے تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے
۳ے تری محفل میں کتنیٔ دلکشی ہے
۴ے مجھ سے دیکھا نہ گیا حسن کا رسوا ہونا
۵ے شرارے بھی کبھی تاروں کی محفل سے نکلتے ہیں
۶ے شمع باہر جل رہی ہے روشن مدفن ہے
۷ے پھر کسی نے نظر اُٹھائی ہے
۸ے پھر فریب حسن سر گرم ادا ہونے لگا
۹ے عشق کی ضد ہے سب کچھ ہو مگر راز نہ ہو
۱۰ے کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے
۱۱ے بگڑ بگڑ کے سنورتے گئے ہیں افسانے
۱۲ے بس نہیں چلتا کہ خنجر پھر کفِ قاتل میں ہے
۱۳ے ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں
۱۴ے یہ ہستی کچھ نہیں تعبیر ہے خواب پریشاں کی
۱۵ے میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مراحق ہے فصل بہار پر
۱۶ے پھر نور سحردست و گریباں ہے سحر سے
۱۷ے برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے
۱۸ے اب تلک غلغلۂ سود و زیاں باقی ہے
۱۹ے قفس میں رہ کے قدر آشیاں معلوم ہوتی ہیں
۲۰ے سمجھا نہ کوئی میری زبان اِس دیار میں
۲۱ے بزمِ طرب سونی ہے یارو آؤ رقص جام کریں
۲۲ے بس وہیں کعبہ اربابِ وفا ہوتا ہے
۲۳ے اپنے گھر کے درو دیوار کہاں سے لاؤں
۲۴ے ہم خریدار گھر آب دیکھیں گے
۲۵ے کیا قافلہ شوق کا اندازِ سفر ہے
۲۶ے وفائے وعدہ نہیں وعدۂ دگر بھی نہیں

۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۸۰ء تک سعودی عرب جدہ کی ادبی تاریخ کئی نامور شعراء کے ذکر سے بھری پڑی ہیں۔ اِن بیس (۲۰) سالوں میں سعودی عرب کو اُردو کے کئی نامور شعراء کے ساتھ ساتھ نثر نگار بھی میسر آئے۔ اِس مختصر سے مضمون میں ان مبالغۂ روزگار ادب اور انشا پردازوں کا ذکر کرنا ناممکن ہے تاہم کچھ اسمائے گرامی اور ان کے فن کی مثالیں ناگزیر ہیں تا کہ سعودی عرب میں اُردو شاعری کی روایت کا اندازہ ہو سکے۔ سعودی عرب میں اور سعودی عرب کے باہر جن شعراا ور ادباء نے اپنے فن کی بدولت مقام بنایا ہے اور اُردو زبان وادب کے تذکروں میں جگہ پائی ہے ان کے اسما کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اعتماد صدیقی، اقبال اعجاز بیگ، اقبال نواز، اقبال احمد قمر، آفتاب جعفری، احمد راجا، حنیف ترین، خواجہ رحمت اللہ جری، خسرو (میر فراست علی)، ذکا صدیقی، رؤف خلش، رشید صدیقی، ریحانہ روحی، طاہر جمیل، منور ہاشمی، قیوم واثق، نسیم ر، ظفر مہدی، زمرد سیفی، آفتاب ترابی، سیّد محمود خاور، ریحان اظہر، زین صدیقی، سجاد بابر، سیّد یونس اعجاز، سہیل حیدر جدی، سیّد احتشام احمد، شبنم مناروی،

شفق ہاشمی، شجاعت علی راہی، شمع ظفر مہدی، شہود ہاشمی، صفدر حسین، طارق بٹ، ظفر اقبال کھوکھر، عمر سالم العیدروس، محمد ناظر قدوائی، عبداللہ ناظر، تسلیم الٰہی زُلفی، محمد طارق غازی، شعور احمد ہوش، محمد بن خلیل عرب شکیب، شبیہ الحسن حسنین، ڈاکٹر ابن فرید، حیات النبی رضوی، بیکس نواز شارق، مصلح الدین سعدی، مہتاب قدر، نعیم بازید پوری، نسیم کاظمی، عزیز حسین عزیز، ساگر لکھنوی، یاد صدیقی، مرزا یوسف رہبر، اطہر عباسی سرور عابدی، محمد عثمان ناقد، عبدالمقتدر وقار، رشید الدین رشید، یونس الماس انشعر اکرام کی انفرادیت یہ ہے کہ ان کے کلام میں ہجرت کا دُکھ سب سے بڑا موضوع ہے۔ پردیس کے دُکھ بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد ہوتے ہیں۔ یارانِ وطن کو ان کی شدت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لیے اپنے رشتوں سے بچھڑنے والے جانتے ہیں کہ ریال کمانا کس قدر مشکل کام ہے اور اس کی قیمت کس بھاؤ ادا کرنا پڑتی ہے۔

ع جانے وہی بلبل جو بچھڑ جائے چمن سے

سیّد قمر حیدر قمر ان پردیسی ادیبوں کے فنی مقام و مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے 'مشرق وسطی میں اُردو' میں لکھتے ہیں:

''یوں تو دُنیا کے دوسرے ممالک میں موجود اُردو کے شاعروں اور ادیبوں نے قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں مگر مشرق وسطیٰ کی ریاستوں میں مقیم قلم کاروں نے بھی مثالی کام انجام دیا ہے اور اُن کی نگارشات اُردو ادب میں ایک صحت مند اضاف ہیں بلکہ مشرق وسطیٰ میں پائی جانے والے ایک مخصوص قسم کے ماحول میں رہنے کے باعث زندگی کی کچھ ایسی جہتیں اور رویے بھی قلم بند ہوئے ہیں جو اپنے ملک میں رہ کر کسی طرح بھی گرفت اظہار میں نہیں آسکتے تھے۔''(۳)

سعودی عرب میں مقیم ان اُردو شعراء کرام اور نثر نگاروں کا تذکرہ نامکمل ہوگا اگر ان کے نمونہ کلام سے مثالیں نہ دی جائیں چنانچہ کچھ شعری اور نثری نمونے پیش خدمت ہیں:

جس گل کو ہواؤں کی سفارت نہیں ملتی
اس گل کو کسی رت کی بشارت نہیں ملتی (اعتماد صدیقی)

انسان اس طرح کبھی پتھر نہیں ہوئے
آسیب اس نگر کو کہیں چھو گیا نہ ہو (اقبال اعجاز بیگ)

میری ہر ایک سانس تھی مزدور کی طرح
جو بار سنگ وخشت اُٹھانے میں کٹ گئی (پرویز اقبال نوآز)

کیوں حسین خواب دکھاتے تھے مجھے
اب میں تعبیر کا حق رکھتا ہوں (اقبال احمد قمر)

میرے دیش میں بھوکے پیاسے مہنگائی کے مارے لوگ
غم کھاتے ہیں غم پیتے ہیں صدیوں سے دکھیارے لوگ (آفتاب جعفری)

پُردہ نشیں کے عشق میں ایمان بھی گیا
تحفہ جو دیا تھا وہ سامان بھی گیا

جس دن سے اِس کی اماں کو دیکھا ہے بے نقاب
اِس دن سے اس کی دید کا ارمان بھی گیا (احمد راجہ)

تھوں میں ریت کی عجیب سسکیاں ہیں دور تک
سوار ڈھول پر ہوا کی ہچکیاں ہیں دور تک (ڈاکٹر حنیف ترین)

سب کہہ رہے ہیں تیرا ہی پتھر لگا مجھے
اک زخم روبرو بھی تو آ کر لگا مجھے (ذکا صدیقی)

سلسلے یہ کیسے ٹوٹ کر نہیں ملتے
جو بچھڑ گئے لمحے، عمر بھر نہیں ملتے (رؤف خلش)

رؤف خلش کی ایک نظم میں مشرق سطی کے تازہ منظر کا نظارہ بھی کر سکتے ہیں۔ اِس نظم کا عنوان ہے ''منظر بدلتے ہیں''

شط العرب! تیرے ماضی کی ردا ہٹاؤں تو
بخر دانوں سے نکلتی ہوئی نفیس خوشبوئیں
شام جاں کو معطر کر دیں:
رسیلی کھجوروں کی شیرینی، اشتہا انگیز بن جائے

ارغوانی منقش پوشاکیں، نظر کو خیرہ کردیں:

اور پھر حال سے آنکھ ملاؤں تو

تیل کی سوغات، ائیر فریشنر کا چھڑکاؤ مانگے:

ولایتی پرفیوم بدن میں مستیاں جگائے

سعودی عرب میں مقیم افسانہ نگار ریحان اظہر کے افسانے ''نیلی آنکھیں'' کا آخری حصہ ملاحظہ کریں:

''اتنے میں ٹرین رُکی۔ وہ لڑکی جو پہلے کھڑی تھی اور مجھے تکے جا رہی تھی کہنے لگی ''پلیز! آپ مجھے دروازے تک لے جاسکتے ہیں۔ مجھے یہاں اُترنا ہے؟'' میں نے اپنے کانپتے ہوئے یخ بستہ ہاتھوں سے اِس لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور دروازے تک چھوڑ دیا۔ وہاں پہلے سے ایک شخص اِس کا انتظار کر رہا تھا۔ اِس نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور ساتھ لے گیا۔ ''ارے یہ کیا لڑکی تو اندھی تھی'' میں نے اپنے آپ پر ہنستے ہوئے کہا اور کہتا چلا گیا ''یہ لڑکی تو اندھی تھی'' اندھی تھی، اندھی تھی.....................

شبنم ماروی کی ایک نظم ''نارسائی''

جہاں میں ہوں وہاں سب استعارے نارسائی کی علامت ہیں
ہر اک شے رات کی تاریکیوں سے خوف کھاتی ہے
ستارے بولتے ہیں! آدمی خاموش رہتے ہیں
مجھے پھر خواب آور گولیاں لادو
کہ مرے نغمے، مرے کانوں کے پردوں سے نہ ٹکرائیں
جہاں تم ہو وہاں ہر سمت دل کی حکمرانی ہے
بڑی جھوٹی کہانی ہے

سعودی عرب میں مقیم ان شاعروں ادیبوں نے اُردو شاعری کی نمائندگی کی ہے۔ اِن شاعروں اور مشاعروں نے کئی نسلوں کو متاثر کیا اور یہ حقیقت ہے کہ مملکت سعودی عرب میں مقیم اُردو نواز اور اُردو شناس حلقوں کا دل موہ لیا ہے۔ سعودی عرب میں اُردو زبان و ادب کے اثرات اِس قدر تیزی سے پھیل رہے ہیں کہ اب سعودی عرب کی مقامی آبادی اِس زبان میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ ہندی یا پاکستانی لڑکیوں سے بیاہ رچانے والے عربی جب اُردو زبان میں دلچسپی لیتے ہیں تو 'زبان یار من ترکی' والی صورتِ حال کا سامنا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ سعودی عرب میں بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کے مالکان اور پولیس کے افسران بھی اُردو زبان میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں چونکہ ان میں سے ہر ایک کا ہندوستانی اور پاکستانی کمیونٹی سے براہِ راست تعلق ہے۔ سعودی عرب میں خالص عربی اُردو محبان کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ سعودی عرب میں منعقدہ اکثر اُردو مشاعروں میں عربی شامل ہوتے ہیں اور پاکستانی ہندوستانی کھانے کھاتے ہیں۔ ایسے نامور عربوں میں عمر سالم العیدروس کا نام بھی

شامل ہے۔ عمر کا خاندانی نام عمر سالم الخصار العیدروس ہے (تاریخ پیدائش ۱۵/اکتوبر ۱۳۸۰ ہجری) یہ پبلک ریلیشنز میں گریجوایٹ ہیں عربی کا ایک دیوان شائع ہو چکا ہے۔ اُن کا تاریخ کا پہلا دیوان عربی واُردو میں شائع ہورہا ہے۔ پاکستان، کراچی میں ۱۱/ گیارہ سال مقیم رہے۔

سعودی ایمبیسی اور سعودی ائیر لائن میں کراچی میں کام کیا۔ اُردو کی خدمت کرتے ہوئے عالمی اُردو ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ عمر سالم کا مسلک شاعری امن اور بھائی چارہ ہے۔ اِن کی ایک نظم امن کی فاختاؤں سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

خدا نے جو بخشی ہے نعمت یہ تم کو — علاقہ ہے قریہ ہے بستی ہے گھر ہے
پہاڑی ہے دریا ہے یا کوئی تھر ہے — بہت ہی بڑا یا بہت مختصر ہے
یہ جو بھی ہے جیسا ہے اور جس قدر ہے — اب وجد کی قربانیوں کا ثمر ہے
ضعیفوں کی پونجی، نحیفوں کا زر ہے — یتیموں کا دل ہے شہیدوں کا سر ہے
یہ اقبال کا خواب و فکر نظر ہے — یہ قائد کے ہاتھوں کا زندہ ہنر ہے
یہ سونا چاندی ہے لعل و گوہر ہے — یہ رنگ شفق ہے نسیم سحر ہے
یہ آنکھوں کا سرمہ ہے ظل شجر ہے — حسینوں کا غمزہ، پرندوں کا پر ہے
جوانوں کا ازو ہے ظل شجر ہے — ہنر مند کاریگروں کا ہنر ہے

سعودی عرب میں اُردو شاعری کے تذکرے کے ساتھ خلیج اور سعودی عرب میں اُردو زبان کی صحافتی اور دیگر سرگرمیوں اور ترقیوں کا ذکر بھی ضروری ہے۔ جدۃ سعودی عرب سے اُردو زبان میں ڈیلی 'اُردو نیوز' شائع ہوتا ہے جس کی سرکولیشن سعودی عرب اور خلیج میں لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ ایک عرصے تک 'اُردو نیوز' اخبار کی انتظامیہ نے ایک اُردو رسالہ 'اُردو میگزین' کے نام سے شائع کیا۔ جو سال ۲۰۰۹ء کے وسط میں مالی مسائل کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ تاہم 'اُردو نیوز' تاحال شائع ہورہا ہے۔ 'اُردو نیوز' میں ہندوستانی اور پاکستانی کمیونٹی کی ثقافتی سماجی اور ادبی سرگرمیوں اور تقریبات کو خصوصی کوریج دی جاتی ہے۔ سعودی عرب میں میرے سات (۷) سالہ قیام کے دوران ادبی مراکز و ماخذات کی تلاش وجستجو میں مجھے مدینہ منورہ میں ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔ مدینہ منورہ میں ڈاکٹر ہاشمی کی ہمراہی میں میری ملاقات نعیم حامد علی سے ہوئی۔ نعیم کا 'پیکر نغمہ' سعودی عرب میں شائع ہونے والا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ جسے شرکتہ دارالعلم نے (جدۃ سعودی عرب) ۵/ستمبر ۱۹۸۶ء کو شائع کیا۔

نعیم حامد علی کے گھر میں ایک عدد عربی النسل بیوی اور بچوں کے علاوہ ایک بڑا کتب خانہ بھی ہے۔ اِس کتب خانے کی انفرادیت قدیم شعرائے اُردو کے دیوان اور قلمی نسخے ہیں۔ مرزا عبدالقادر بیدل سے تو نعیم حامد علی کو عشق ہے۔ بیدل کا قلمی دیوان اور کئی قدیم مخطوطات اُن کی لائبریری کی رونق ہیں۔ جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی

ہے۔ یہ قلمی دیوان اور مخطوطات جمع کرتے کرتے اُن کی عمر گزر گئی ہے۔ یہ نادر الوجود مخطوطات اور قلمی دیوان ہمارے محققین کی توجہ کے طالب ہیں۔ اِس طرح کی لائبریری کو سعودی عرب میں قائم کرنا ایک خوشگوار حیرت سے کم نہیں ہے چونکہ ہندوستان اور پاکستان سے کتب لاتے ہوئے ائیر پورٹ پر جن مقامی قوانین کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ سب جوئے شیر لانے کے برابر ہے۔ مگر عشق سب کچھ کرواتا ہے اور اُنھیں کتب سے عشق ہے۔ نعیم صاحب اِس وقت بیدل پر مکمل اتھارٹی رکھتے ہیں۔ اس بڑے نجی کتب خانے کے علاوہ ہندوستان اور پاکستان کے زیر انتظام پاکستانی اور ہندوستانی تعلیمی اداروں نے بھی لائبریریاں قائم کی ہیں۔ جن میں اُردو زبان وادب کی ہزاروں کتب موجود ہیں۔ ان بڑے اداروں میں پاکستان انٹرنیشنل ایمبسی سکول ریاض، پاکستان انٹرنیشنل ایمبسی سکول جدہ اور پاکستان انٹرنیشنل ایمبسی سکول ریاض اور ہندوستان انٹرنیشنل ایمبسی اسکول جدہ شامل ہیں۔ اِن چاروں اسکولوں میں ہزاروں طلبہ زیر تعلیم ہیں اور یہاں پاکستانی اسکولوں میں ذریعہ تعلیم اُردو ہے۔ ہر سال اور انٹرنیشنل مشاعرے بھی انہی اسکولوں میں ہوتے ہیں۔

ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ اُردو زبان وادب کے محققین و مصنّفین اُردو ادب کی تازہ بستیوں کا رُخ کریں۔ خلیج اور سعودی عرب کے ہر شہر میں بزمِ اُردو سجی ہوئی ہے اور برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں سے اُردو بولنے لکھنے اور جاننے والے روزگار کے سلسلے میں نقل مکانی کر کے خلیج اور سعودی عرب میں پہنچے ہیں۔ اپنی منفرد ثقافتوں کے باوجود یہ لوگ اُردو زبان کے حوالے سے ایک کنبہ ہیں۔ غمِ روزگار سے فراغت کے بعد یہاں بسنے والے لوگ شام ڈھلے کسی ہوٹل کے ہال میں یا کسی کے گھر میں روز ایک محفل سجاتے ہیں۔ جہاں اپنی زبان میں دل کی باتیں ہوتی ہیں اور اپنی زبان میں دل کی بات کرنا ہی تو شاعری ہے۔

حوالہ جات

۱۔ حفیظ الرحمٰن، بازگشت، مشمولہ: شمع سخن، قونصلیٹ جنرل آف انڈیا، جدۃ، سعودی عرب، س ن

۲۔ نعیم حامد علی، احوال واقعی، مشمولہ: پیکرِ نغمہ (شعری مجموعہ)، ناشر: شرکتہ دار العلم، مقام وتاریخ اشاعت، جدۃ المملکت العربیّہ السعودیہ، یکم محرم الحرام ۱۴۰۷ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵۹

۳۔ سیّد قمر حیدر قمر، شمس الحق نوشاد، ڈاکٹر راشد فضلی، بشیر مرزا (مرتبین) مشرق وسطیٰ میں اُردو، کراچی: جاوداں پبلی کیشنز، ایچ ۲۸، رضویہ سوسائٹ، نومبر ۱۹۹۳ء، ص ۱۲